علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	ابتدائی طبی امداد
کورس کوڈ	:	218
سطح	:	میٹرک
مشق	:	01
سمسٹر	:	بہار 2025ء

سوال نمبر1۔ گل پٹیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب۔

گل پٹیاں ایسی پٹیا ہیں جو ابتدائی طبی امداد میں ہاتھ یا بازوں یا جسم پر ہڈی کی مناسبت سے جو بھی پٹی عارضی طور پر خون کے بہاؤ کو روکنے کے لیے لگائی جاتی ہے اسے گل پٹی کہا جاتا ہے۔

گل پٹیاں (Slings): درج ذیل مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

1۔ ہاتھ یا بازو زخمی ہو توان کو سہارا دینے کے لئے۔

2۔ شانے۔ سینے اور گردن پر پڑنے والے بوجھ اور کھچاؤ کم کرنے کے لئے۔

گل پٹیوں کی اقسام: 1۔بڑی گل پٹی 2۔کالر اور کف کی گل پٹی 3۔سینٹ جان گل پٹی

بڑی گل پٹی: یہ بڑی گل پٹی ہاتھ یا بازو زخمی ہو تو پٹی باندھنے کے بعد سہارا دینے کے لئے لگائی جاتی ہے۔

1۔ زخمی کے سامنے کھڑے ہو کر کھلی پٹی کا ایک سرا اس کے تندرست کندھے سے گزار کر گردن کے پیچھے سے زخم والی سائیڈ والے کندھے پر لا کر چھوڑ دیں۔

2۔ پٹی کا کونہ زخمی بازو کی کہنی کے نیچے سے گزاریں۔ اور زخمی بازو کی پٹی کے وسط میں پٹی پر رکھیں۔

3۔ اب دوسرے سرے کو اٹھا کر بازو کے سرے سے گزار کر کندھے پر باندھ دیں۔ گرہ ہنسلی کی ہڈی کے اوپر ہونی چاہئے۔

4۔ پٹی کے کونے کو کہنی کے پیچھے سے آگے لاکر پن لگا دیں۔ ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن پٹی کے باہر رہنے دیں۔

سینٹ جان کی گل پٹی: یہ گل پٹی اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو ہاتھ کو اونچا رکھنے اور بازو کو سہارا دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

1۔ زخمی کے بازو کو چھاتی پر اس طرح رکھیں۔ کہ اس کی انگلیاں تندرست کندھے کی طرف ہوں اور ہتھیلی سینے کی درمیانی ہڈی پر۔

2۔ بازو کے اوپر کھلی تکونی پٹی ڈال دیں۔ اور اس کا ایک سرا بازو سے تندرست کندھے کے پچھلی طرف لے جائیں۔

3۔ دوسرا سرا جو نیچے کی طرف لٹکا ہوا اس کو اٹھا کر مریض کی پیٹھ پر لے جاکر پہلے سرے سے باندھ دیں۔

4۔ گرہ ہنسلی کی ہڈی کے اوپر نشیب پر لگانی چاہئے۔

کالر اور کف کی گل پٹی: یہ گل پٹی کلائی کو سہارا دینے کے لئے لگائی جاتی ہے۔

1) زخمی کی کہنی کو موڑ کر اس کا ہاتھ چھاتی پر اس طرح رکھیں۔ کہ اس کی انگلیاں دوسرے کندھے کو چھوتی ہیں۔

2) تنگ پٹی کے درمیان کلو وہچ بنا کر زخمی کلائی کو اس میں باندھ کر سروں کو اوپر کی طرف لے جائیں۔

3) ایک سرے کو گردن کے پیچھے اور دوسرے کو آگے سے گزار کر زخمی سائیڈ والے کندھے پر گرہ لگا دیں۔

سوال نمبر2۔ فرسٹ ایڈ باکس میں رکھے جانے والے سامان پر تفصیل سے نوٹ لکھیں۔

جواب۔

فرسٹ ایڈ بکس میں ضروری اشیاء: فرسٹ ایڈ بکس میں مندرجہ ذیل اشیاء کا موجود ہونا ضروری ہونا چاہیے۔

1۔ **صاف روئی:** روئی (سرجیکل کاٹن Surgical Cotton) کا ایک پیکٹ۔

2۔ **پٹیاں:** انہیں زخموں پر پھایہ رکھنے کے بعد باندھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے عموماً 2.5 سینٹی میٹر سے 5 سینٹی میٹر عرض کی ہوتی ہیں۔

3۔ **پھائے:** ململ کے کپڑے 3x3 انچ (7.5 سینٹی میٹر 7.5x سینٹی میٹر) کے ٹکڑے کاٹ کر زخموں کو ڈھانپنے کیلئے یہ پھائے تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ تہہ بہ تہہ رکھ کر استعمال کیے جاتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام ایف اے بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

فرسٹ ایڈ باکس کی تیاری: فرسٹ ایڈ بکس کی تیاری میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

1۔ بکس میں خانے بنا کر ہر خانے میں مخصوص چیز رکھی جائے۔ اور لیبل لگانے چاہئیں۔
2۔ چیزوں کو ایسی ترتیب سے رکھا جائے کہ ایک چیز نکالتے ہوئے دوسری کو ہلانا یا کھولنا نہ پڑے۔
3۔ سامان کو الگ الگ پیکٹوں میں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ سامان خراب نہ ہو۔
4۔ ایسی اشیاء جن کا کچھ عرصے بعد تبدیل کرنا ضروری ہوا نہیں بدلتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً ادویات وغیرہ۔
5۔ فرسٹ ایڈ باکس کو نمایاں جگہ پر بچوں کی پہنچ سے دور رکھنا چاہیئے۔

سوال نمبر 3: ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے مقاصد بیان کریں نیز فرسٹ ایڈ بکس کی ضرورت اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

ابتدائی طبی امداد: کسی اچانک حادثہ یا ناگہانی بیماری کی صورت میں باقاعدہ طبی امداد ملنے سے پہلے مریض کی جان بچانے یا اسکی چوٹ یا زخم کو مزید خراب ہونے سے بچانے کیلئے کوئی تربیت یافتہ شخص عملی طلب اور جراحی کے اصول کے مطابق مریض کو جو امداد دیتا ہے اسے ابتدائی طبی امداد یا فرسٹ ایڈز کہتے ہیں۔ فرسٹ ایڈ دینے کا صرف وہی شخص مجاز ہے جس نے کسی مستند ادارے سے باقاعدہ تربیت حاصل کی ہو۔ پاکستان میں ابتدائی طبی امداد کی تربیت انجمن ہلال احمر کے توسط سے سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام دی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ وفاقی حکومت کے قائم کردہ فیڈرل سول ڈیفنس ٹریننگ سکولز واقعہ کراچی، لاہور پشاور وغیرہ ہیں۔

فرسٹ ایڈز ہمیشہ طب اور جراحی کے مسلمہ اصولوں کے مطابق ہونے چاہیے بعض اوقات غیر تربیت یافتہ لوگ کچھ ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں جو مریض کیلئے مزید مشکلات کا باعث بن سکتے ہیں۔ مثلاً اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کو چوٹ آجائے اور خون بہنے لگے تو خون کو روکنے کیلئے زمین میں سے مٹی اٹھا کر زخم پر رکھ دی جاتی ہے۔ اس طرح خون تو رک جاتا ہے لیکن مٹی جراثیم آلود ہونے کی صورت میں زخم مزید خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

فرسٹ ایڈر کا کام اسی وقت تک ہے جب تک باقاعدہ طبی امداد نہیں پہنچ جاتی یعنی مریض کو ڈاکٹر کے پاس پہنچنے تک سنبھالا دینا ہوتا ہے۔

ابتدائی طبی امداد کے مقاصد: ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے تین مقاصد ہوتے ہیں۔

1۔ مریض کی زندگی بچانا 2۔ مریض کے زخم یا چوٹ کو مزید خراب ہونے سے بچانا۔ 3۔ درد کی شدت کو کم کرنا۔

1۔ **مریض کی جان بچانا:** یہ خطرہ تین صورتوں میں لاحق ہوتا ہے۔

ا۔ جب بہت زیادہ خون بہہ رہا ہو۔ ب۔ جب مریض کا سانس رک رہا ہو۔ ج۔ جب مریض کو شدید صدمہ پہنچا ہو۔

مریض کی زندگی بچانے کیلئے فرسٹ ایڈر جانتا ہو کہ بہتے ہوئے خون کو کیسے روکا جائے، سانس بحال کرنے کے مصنوعی طریقے کون کونسے ہیں، صدمے کا علاج کیسے کیا جاسکتا ہے۔

2۔ **مریض کے زخم یا چوٹ کو مزید خراب ہونے سے بچانا:** زخم یا چوٹ دو صورتوں میں مزید خراب ہو سکتے ہیں۔

ا۔ جب زخم کھلا چھوڑ دیا جائے ایسی صورت میں زخم پر مکھیوں کے بیٹھنے سے یا گرد آلود ہوا سے زخم مزید خراب ہوسکتا ہے۔

ب۔ جب جسم کے کسی حصے کی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس حصے کو غیر متحرک نہ کیا جائے تو ہلنے جلنے سے ایسی ہڈی جسم کو مزید نقصان پہنچا سکتی ہے۔

اسلیئے فرسٹ ایڈر کو اسے بچانے کیلئے معلوم ہونا چاہیئے کہ زخم کی حفاظت کیسے کرنی ہے یعنی پٹی کیسے باندھی جائے اور جسم کے جس حصے (بازو، ٹانگ، سر اور کمر وغیرہ) کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اسے غیر متحرک کیسے کیا جائے۔

3۔ **درد کی شدت کو کم کرنا:** ا۔ مریض کو جہاں تک ممکن ہو کم سے کم حرکت دینی چاہیئے۔

ب۔ احتیاط اور آرام کے ساتھ ہلانا چاہیئے۔

ج۔ مریض کو ایسی حالت میں رکھنا چاہیئے جس میں وہ آرام محسوس کرے۔

فرسٹ ایڈ بکس کی ضرورت و اہمیت: گھروں میں یا گھروں کے آس پاس اکثر حادثات پیش آتے رہتے ہیں۔ کبھی بچوں کو چوٹ لگ جاتی ہے۔ اور کبھی خاتون خانہ کپڑے استری کرتے ہوئے۔ ہاتھ کو جلا بیٹھتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر گھر میں ابتدائی طبی امداد دینے کے لئے سامان موجود ہو تو یہ امداد فوری طور پر دی جاسکتی ہے۔ عموماً گھروں میں ایسی چیزیں موجود بھی ہوتی ہیں۔ لیکن بوقت ضرورت نہیں ملتیں۔ کبھی کوئی چیز دراز میں رکھی ہوتی ہے۔ اور کبھی الماری میں۔ لہٰذا ابتدائی طبی امداد کے سامان کو اگر کسی بکس میں ڈال کر رکھ دیا جائے۔ تو بوقت ضرورت نکال کر اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فرسٹ ایڈ بکس کی تیاری: فرسٹ ایڈ بکس کی تیاری میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

1۔ بکس میں خانے بنا کر ہر خانے میں مخصوص چیز رکھی جائے۔ اور لیبل لگانے چاہئیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آج ہی ہمارے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

2۔چیزوں کوایسی ترتیب سے رکھا جائے کہ ایک چیز نکالتے ہوئے دوسری کو ہلانا یا کھولنا نہ پڑے۔
3۔سامان کوالگ الگ پیکٹوں میں رکھنا چاہیے۔تاکہ سامان خراب نہ ہو۔
4۔ایسی اشیاء جن کا کچھ عرصے بعد تبدیل کرنا ضروری ہوانہیں بدلتے رہنا چاہیے۔مثلاادویات وغیرہ۔
5۔فرسٹ ایڈ بکس کونمایاں جگہ پر بچوں کی پہنچ سے دوررکھنا چاہیے۔

سوال نمبر 4:۔مریض کوسٹریچر پرمنتقل کرنے کی ہدایات بیان کریں۔

جواب:

سٹریچر کی منتقلی کا بہترین ذریعہ ہے۔عام سٹریچر دو بانسوں سے بنا ہوتا ہے۔جن کے سروں پر پکڑنے کے لئے دستے بنے ہوتے ہیں۔بانس کمانیوں کے ذریعے آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔اور بانسوں کے درمیان مضبوط سا کپڑا لگا ہوتا ہے۔اور باندھنے کے لئے سلنگز پٹیاں لگی ہوتی ہیں۔

سٹریچر تیار کرنا: مریض کو گرمائش پہنچانے۔اس کو محفوظ اور مضبوط حالت میں رکھنے کے لئے سٹریچر پر کمبل رکھا جاتا ہے۔اور مریض کو کمبل میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔

طریقہ کار:

(ا)سب سے پہلے کمبل کوسٹریچر پراس طرح ڈالیں۔کہ کمبل کے آمنے سامنے کے دونوں کونے سٹریچر کے دونوں سروں پر درمیان میں آئیں۔
(ب)دونوں طرف سے کمبل اٹھا کر مریض کے پاؤں اس میں لپیٹ دیں۔
(ج)مریض کے سر کی طرف والے کونے کو مریض کی گردن کے گرد لپیٹ دیں۔دائیں جانب والی کمبل والی پرت کو مریض کے اوپر سے گزاریں۔اور بائیں طرف لے کر جسم کے نیچے دبائیں اس طرح بائیں طرف والی پرت کو دائیں طرف لے کر مریض کے نیچے دبائیں۔

☆**مریض کوسٹریچر پر ڈالنا:** اس کے لئے چار افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے لئے ایک لیڈر کے طور پر کام کرتا ہے۔اور باقی اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔مریض کوسٹریچر پر ڈالنے کے دو طریقے ہیں۔

1۔کمبل کے ذریعے 2۔بغیر کمبل کے

☆ **کمبل کے ذریعے مریض کوسٹریچر پر ڈالنا:** اگر مریض زمین پر پڑا ہو تو کمبل کے ذریعے اس کو اٹھانے کے لئے کمبل کو لمبائی کے رخ آدھا لپیٹ کر مریض کی زیادہ زخم والی جانب رکھیں۔اور خود مریض کے دوسرے طرف بیٹھ کر اس کو اپنی طرف کروٹ دلائیں۔اب مریض کو کمبل پر سیدھا کر دیں۔اور پھر مریض کو دوسری طرف کروٹ دلائیں۔اور پھر مریض کی سیدھا لٹا دیں۔اب سٹریچر کو مریض کی سیدھ میں اس کے سر کی جانب جتنا قریب ممکن ہو لا کر رکھیں۔چاروں جھک کر مضبوطی سے کمبل کے کنارے کے اندر کی طرف ہوں۔اب چاروں افراد بیک وقت کمبل اٹھا کر مریض کوسٹریچر پر ڈال دیں گے۔

☆ بغیر کمبل کے مریض کوسٹریچر پر ڈالنا: اگر مریض زمین پر پڑا ہوا ہو اور کمبل بھی دستیاب نہ ہو تو مریض کوسٹریچر پر ڈالنے کا طریقہ حسب ذیل ہوگا۔چاروں افراد اپنے بائیں گھٹنے پر جھک کر اپنے بازو مریض کے نیچے لے جائیں گے اور یوں چاروں مل کر مریض کوسٹریچر پر ڈال دیں گے۔

دو ہاتھوں کی نشست کے ذریعے مریض کی منتقلی: یہ طریقہ اس مریض کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھوں کو استعمال نہ کر سکے۔دونوں فرسٹ ایڈر مریض کے دونوں طرف ایک دوسرے کی جانب منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے اپنے اس ہاتھ کو جو مریض کے سر کے قریب ہو مریض کے کندھوں کے نیچے پشت پر سے گزاریں اور اگر ممکن ہو تو مریض کے کپڑوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔اب دونوں فرسٹ ایڈ اپنے ہاتھ اس کی رانوں کے نیچے سے گزاریں اور ایک دوسرے کے ہاتھ کو کھونڈی نما گرفت (Hook grip) کی صورت میں پکڑ لیں۔بہتر ہے کہ فرسٹ ایڈر ہاتھ میں رومال رکھ لیں تاکہ ایک دوسرے کا ناخن وغیرہ لگنے کا حدشہ نہ رہے۔اب فرسٹ ایڈر کھڑے ہو جائیں۔چلتے وقت دائیں جانب والے کا دایاں پاؤں اور بائیں جانب والے کا بایاں پاؤں اٹھنا چاہیے۔

تین ہاتھوں کی نشست کے ذریعے مریض کی منتقلی: اس طریقے کو اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب مریض ہوش میں ہو اپنے بازو استعمال کر سکتا ہے ہو اسکی ایک ٹانگ کو سہارے کی ضرورت ہو۔دونوں فرسٹ ایڈر مریض کے پیچھے آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔اگر مریض کے کی بائیں ٹانگ کو سہارا دینا ہو تو مریض کی دائیں ہاتھ سے اپنی بائیں کلائی پکڑتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دوسرے فرسٹ ایڈر کی دائیں کلائی پکڑتا ہے اور دوسرا فرسٹ ایڈر اپنے دائیں ہاتھ سے پہلے کی کلائی پکڑتا ہے اس طرح تین ہاتھوں کی نشست تیار ہو جاتی ہے اور دوسرے فرسٹ ایڈر کا بایاں ہاتھ خالی رہتا ہے جس کی مدد سے وہ مریض کی بائیں ٹانگ کو سہارا دے سکتا ہے۔

چار ہاتھوں کی نشست کے ذریعے مریض کی منتقلی: یہ طریقہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب مریض ہوش میں ہو اور اپنے دونوں بازو یا کم از کم ایک بازو استعمال کر سکتا ہو۔دونوں فرسٹ ایڈر مریض کے پیچھے آمنے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے اپنے بائیں ہاتھ سے دوسرے ساتھی کی دائیں کلائی پکڑ لیتے ہیں۔اس طرح چار ہاتھوں کی نشست تیار ہو جاتی ہے۔فرسٹ ایڈر نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور مریض اس نشست پر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے بازو فرسٹ ایڈرز کے شانوں پر رکھ دیتا ہے۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com
03455045

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

سوال نمبر 5۔ نظام انہظام اور نظام تنفس کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

جواب۔

انسانی ہضمی نظام (systemdigestiveHuman) انسان کے جسم میں خوراک کے ہضم ہونے کا ایک طویل نظمت ہے جس میں انسان خوراک کھا کر ہضم کرتا ہے۔ ہمارے نظامِ انہضام کے پاس ہم جو کھاتے ہیں اسے پراسیس کرنے کے علاوہ اور بھی کام ہیں۔ ہضم کے معانی غذاؤں کی ٹوٹ پھوٹ اور اُن کو اس شکل میں لانا ہے کہ وہ جسم کے لیے قابلِ ہضم بن جائیں۔ جس کے لیے سب سے اہم کردار جسم میں موجود نظام انہضام کا ہے جو غذا کو اس شکل میں لاتا ہے کہ وہ قابلِ ہضم بن جائے۔ غذا کو قابلِ ہضم بنانے کا مرحلہ غذا کو منہ میں ڈالنے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جب اُس غذا کو کھانے کے لیے چبایا جاتا ہے، اس موقع پر منہ پیدا ہونے والا لعاب اس غذا کو گیلا کر کے، اُس کو چبانا آسان بناتا ہے۔ چبانے کی وجہ سے غذا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے جسم میں موجود نظام انہضام کے لیے اُس غذا کو مزید چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے، اُس کو قابلِ ہضم بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔

دوسرے عام جانداروں کی طرح انسان کو بھی زندہ رہنے کے لیے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوراکت کو ہضم کرنے کے لیے مختلف اعضاء مل کر ایک نظام بناتے ہیں جسے نظام انہظام کہتے ہیں۔ خوراک ہضم ہونے کا عمل ایک لمبی نالی میں ہوتا ہے جو منہ، ایسوفیگس، معدہ چھوٹی آنت اور بڑی آنت پر مشتمل ہوتا ہ۔ اس کے علاوہ جگر اور لبلبہ بھی خوراک کو ہضم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس میں آباد اور پلنے والے جرثومے ہماری صحت اور طبیعت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ سائنسدان اس بات کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں کہ آیا آنتوں کی صحت کو بہتر بنانے سے کیا ہمارے مدافعتی نظام میں کچھ مدد مل سکتی ہے اور کیا اس سے ذہنی بیماریوں کا علاج کا جا سکتا ہے۔ ان کے خودمختار دماغ کو معائی اعصابی نظام (ای این ایس) کہا جاتا ہے جو مرکزی اعصابی نظام (سی این ایس) کی ایک ذیلی شاخ ہے اور یہ پورے طور پر معدے اور آنت کی حرکات وسکنات کے لیے ذمہ دار ہے۔ یہ نظام نیورونز کے ایک جال نما نیٹورک کی طرح نظر آتا ہے جو پیٹ اور نظامِ انہظام میں قطار اندر قطار نظر آتے ہیں۔

منہ انسانی نظامِ انہظام کا پہلا حصہ ہے جس کی مدد سے غذا انسانی جسم میں داخل ہوتی ہے اور پھر ہضم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ قدرتی میکانیکی طریقہ کار کے مطابق ٹھوس غذا منہ میں موجود لعاب کی مدد سے گیلی ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے غذا چبانے، نگلنے اور ہضم ہونے میں بہت مدد ملتی ہے۔ پھر یہ غذا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر قابلِ ہضم بن جاتی ہے۔

نظام تنفس۔

انسانی نظام تنفس اور ان کے افعال مندرجہ ذیل ہیں

(الف) ناک: ناک ایک ٹیڑھے میڑھے راستے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی اندرونی دیواریں ہر وقت نم رہتی ہیں۔ ان دیواروں پر انتہائی باریک بال اگے ہوتے ہیں۔ ہوا جب ناک سے گزرتی ہے تو اس میں فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔

1۔ اس میں شامل ذرات ناک کے بالوں میں اٹک جاتے ہیں۔

2۔ ناک کے اندرونی ٹیڑھے راستے سے گزرتے وقت ہوا کا درجہ حرارت وہی ہو جاتا ہے جو ہمارے جسم کا ہوتا ہے۔

(ب) حلق: ناک سے ہوا حلق میں جاتی ہیں حلق میں خوراک کی نالی بھی جھکتی ہے۔ اور سانس کی بھی سانس کی نالی کے پیچھے خوراک کی نالی واقع ہے۔ سانس کی نالی کے تدبر کے سرے پر آواز کا آلہ ہے۔ جب ہم کچھ کھا پی رہے ہوں تو یہ ناک کے سوراخ کو بند کر دیتا ہے۔

(ج) ہوا کی نالی: حلق سے ہوا ایک نالی میں جاتی ہے۔ یہ نالی نرم ہڈی کے چھلوں سے بنی ہوتی ہے۔ ان چھلوں کی شکل انگریزی حرف "C" جیسی ہیں ان چھلوں کی وجہ سے جب خوراک ٹریکیا میں سے گزرتی ہے تو ہوا کی نالی پچکتی نہیں ہے سینے میں رہ کر ہوا کی نالی دو نالیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ہر نالی ایک پھپھڑے میں داخل ہوتی ہے۔

(د) پھیپھڑے: گلابی رنگ کے اعضاء جن کی ساخت اسفنج جیسی ہوتی ہے۔ جب سانس کی نالی اس میں داخل ہوتی ہے تو وہ تقسیم در تقسیم ہو کر انتہائی باریک نالیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے ان نالیوں کے سروں پر ہوا کی تھیلیاں ہوتی ہیں یہ سب کچھ ایسا ہے۔ پھیپڑے ہی وہ اہم اعضاء ہیں جہاں خون صاف ہوتا ہے دراصل ہوا کی تھیلوں کے گرد عرق شریہ کا جال بچھا ہوا ہے ایک طرف نالیاں دل سے گندہ خون لا رہی ہے۔ لہٰذا خون سے کاربن ڈائی آکسائیڈ نکل کر تھیلیوں چلی جاتی ہیں۔ اور تھیلیوں سے آکسیجن نکل کر تھیلیوں میں چلی جاتی ہیں۔ عروق شریہ دوبارہ مل کر بڑی وریدیں بناتی ہیں۔ صاف شدہ خون ان وریدوں کے ذریعے دل کی بائیں ونٹریکل میں چلا جاتا ہے۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com